إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۴۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

یوم جمعہ

جلد ۲۹ | ۳ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ | ۳ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو مہاسبھا کی قراردادیں

ہندو مہاسبھا کا جو اجلاس حال میں ہوا۔ اس میں جہاں حکومت کو یہ الٹی میٹم دیا گیا۔ کہ اگر اس نے ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء تک مہاسبھا کے ان مطالبات کا تسلی بخش جواب نہ دیا۔ کہ جنگ کے بعد ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کو درجۂ نوآبادیات دے دے۔ اور پاکستان کی سکیم سے کوئی واسطہ نہ رکھے۔ تو ہندو مہاسبھا سول نافرمانی شروع کر دیگی وہاں بعض ایسی قراردادیں بھی پاس کی گئی ہیں۔ جن پر ٹھنڈے دل سے مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے ۔

ایک قرارداد میں ہندوؤں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ آزادی اور دھرم کی خاطر سپاہیوں کی نئی حیثیت میں کوئی حفاظتی ہتھیار لباس کے ایک حصہ اور مذہبی نشان کے طور پر پہنا کریں۔ دوسری میں ہندو کارخانہ داروں وغیرہ سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ملازم رکھتے وقت ہندوؤں کو ترجیح دیا کریں۔ نیز تمام ہندوؤں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندو دکانداروں سے سودا خریدیں۔ تیسری قرارداد میں ایک پروگرام تجویز کیا گیا ہے جس کا مقصد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ بری۔ بحری اور ہوائی افواج میں حتے الوسع زیادہ سے زیادہ ہندوؤں کو بھرتی کرایا جائے۔ فوجی مستریوں کے طور پر ہندوؤں کو ٹریننگ دلانے کے تمام مواقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔ سکولوں میں فوجی تربیت لازمی قرار دینے کی کوشش کی جائے۔ غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ کرتے ہوئے نئی صنعتیں جاری کی جائیں۔ آئندہ مردم شماری میں اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں شمار کرایا جائے۔ چوتھی قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ فوجی اور غیر فوجی قوموں کا امتیاز اڑا دیا جائے اور ہندوؤں کو فوج میں ان کی آبادی کے تناسب سے کم نمائندگی نہیں ملنی چاہیئے۔ پانچویں قرارداد میں صوبوں کی سبھاؤں کو تحریک کی گئی ہے۔ کہ جہاں کہیں ممکن ہو۔ بحری، ہوائی اور فوجی ٹریننگ کے سکول قائم کیے جائیں ۔

یہ اس قوم کی اپنے مستقبل کے متعلق تجاویز اور ارادے ہیں۔ جو ہندوستان میں سب سے بڑی اکثریت ہے۔ جو مال و دولت کے لحاظ سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور جو اثر و رسوخ میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے لیکن افسوس کہ مسلمان اس طرف سے بالکل غافل ہیں۔ ہم ہندو مہاسبھا کی طرح یہ تو نہیں کہتے۔ کہ مسلمانوں کو دوسروں کے متعلق اپنے دلوں میں کسی قسم کے جذبہ نفرت و حقارت کو جگہ دینی چاہیئے۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ اپنی ترقی اور حفاظت کے لئے وہ طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ جو ضروری ہیں۔ اور جن کے بغیر کسی قوم کا زندہ رہنا محال ہے ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ جہاں ہندو مہاسبھا ہندوؤں کو طاقت ور اور جنگ جو بنانے کے لئے یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ ہندو موجودہ جنگ کے دوران میں زیادہ سے زیادہ بری۔ بحری اور فضائی فوج میں بھرتی ہوں۔ اور جنگی سامان بنانے والے مستریوں کی ٹریننگ حاصل کریں۔ وہاں احرار یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو فوج میں بھرتی ہونے سے روکیں۔ تاکہ وہ کسی کام کے نہ رہیں۔

ہندو عورتوں کی طرف سے طلاق کا مطالبہ

بنگلور میں آل انڈیا وومنز کانفرنس کا جو اجلاس ۳۰ دسمبر کو منعقد ہوا۔ اس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ عورتوں کے لئے طلاق کے قانونی حق کی حمایت کی گئی۔ کانفرنس نے اپنے ریزولیوشن میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ طلاق کے بعد بچوں کی نگہداشت کا معاملہ عدالت پر چھوڑ دیا جائے۔ اور عدالتوں کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں عورتوں کو ترجیح دیں ۔

طلاق کا حق جو اب ہندو عورتیں بذریعہ قانون حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ آج سے کئی سو سال قبل اسلام خود بخود عورتوں کو دے چکا ہے۔ اور ساتھ ہی اولاد کی پرورش کے متعلق بھی فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ طلاق ہو جانے پر عورت اپنے دودھ پیتے بچہ کو دو سال تک دودھ پلائے اور اس عرصہ میں مرد اس کے اخراجات کا ذمہ وار ہو گویا اسلام نے اولاد کا وارث مرد کو قرار دیا ہے البتہ اس کی پرورش کے لئے اگر مرد و عورت رضامند ہوں۔ تو عورت ضروری اخراجات لے کر کر سکتی ہے۔ اور از روئے عقل بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اولاد عورت کے ساتھ چلی جائے۔ تو وہ اپنے باپ کے ورثہ سے محروم ہو جائے گی اور عورت کے دوسرے خاوند کے ورثہ سے بھی اسے کچھ نہ مل سکیگا۔ علاوہ ازیں ضعیف المخلوق ہونے کی وجہ سے عورت کے لئے اولاد کی پرورش اور تربیت محال ہے۔ اور دوسرے خاوند کو پہلے خاوند کی اولاد سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ اسے اپنے اوپر بار سمجھتا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ اولاد کا وارث مرد ہی ہو ۔

مدینۃ المسیح

قادیان یکم صلح ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے علیل ہے۔ حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی آرام ہے۔ البتہ حرم ثانی کی طبیعت علیل ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تین روز سے بعارضہ کھانسی زکام نزلہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

لنڈن پر دشمن کا بہت بڑا حملہ

بفضلِ خدا احمدی بخیریت ہیں

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اتوار کی رات کو لنڈن پر بہت زبردست ہوائی حملہ ہوا۔ بڑی بڑی مشہور عمارتوں کو نقصان پہونچا۔ ممبران جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور دعا کی خاص طور پر درخواست کرتے ہیں ؛

نوروز کی تقریب پر دو احمدیوں کو خطاب

نوروز کی تقریب پر ملک معظم کی طرف سے اعزازی خطابات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں ہماری جماعت کے معزز ارکان میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ملتان کو ایم۔ بی۔ ای اور جناب ملک صاحب خان صاحب نون ایم۔ بی۔ ای ڈپٹی کمشنر جھنگ کو خان بہادر کا خطاب دیا گیا ہے۔ ہم اس عزت افزائی پر ان کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس اعزاز کو ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

پونچھ میں تعمیر مسجد کے لئے جماعت احمدیہ کو زمین دی گئی

پونچھ (کشمیر) میں کئی سال سے مسجد احمدیہ بنانے کے واسطے پہلے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اور پھر نظارت امور خارجہ کی طرف سے کوشش جاری تھی۔ جموں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پونچھ میں ۵ مرلہ جگہ نزول جناب پنڈت گنگا رام صاحب بی۔ اے وزیر پونچھ اور جناب خان بہادر شیخ عبدالقیوم صاحب اڈمنسٹریٹر پونچھ کی سفارش پر آنریبل مسٹر اینگر صاحب وزیر اعظم جموں و کشمیر نے دیئے جانے کی منظوری دے دی ہے۔ ہم جہاں ہر دو صاحبان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہاں جناب وزیر اعظم صاحب کے بھی شکرگزار ہیں۔ کہ ان کے اہتمام سے سرینگر میں اور پھر پونچھ میں جماعت احمدیہ کو عبادت خانہ تعمیر کرنے کے لئے جگہ ملی۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

تحریکِ جدید سالِ ہفتم

رباعیات

از جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

تحریک کی یہ ساتویں منزل آئی ؛ کشتی بھی قریب لبِ ساحل آئی
ہے دوستو اب وقت یہی ہمت کا ؛ یہ دیکھنے کو حوصلۂ دل آئی

اے دوستو اب یہ کہو سب مل کر تم ؛ خوش آمدی اے منزل دورِ ہفتم
رہبر کا ہے مقصود مقامِ محمود ؛ لپٹے رہو اس سے کہ نہ ہو رستہ گم

یہ ساتواں سال کہہ رہا ہے ہم سے ؛ پاؤ گے نجات جلد اب تم غم سے
نعمت ہے بڑی جو استقامت ہو نصیب ؛ تھک کر کہیں رہ نہ جاؤ تم بیدم سے

چھ منزلوں کی سختیاں جھیلیں تم نے ؛ سب جیتیں وہ بازیاں جو کھیلیں تم نے
رحمت کے قریب ہو گئے ہو پیارو ؛ اب تک کی جو نعمتیں تھیں لیکیں تم نے

جو عہد کرلئے ہیں نبھاتے چلے چلو ؛ تیزی سے تم قدم کو اٹھاتے چلے چلو
ہاں اپنی ہمتوں میں بنو بے نظیر تم ؛ اوروں کی ہمتیں بھی بڑھاتے چلے چلو

اب تک تو کی ہیں اور بھی قربانیاں کرو ؛ دینِ خدا کی آؤ نگہبانیاں کرو
روشن کرو جہان کو ایمان کے نور سے ؛ پھر شوق سے دلوں پہ جہانبانیاں کرو

زندہ رہو تحریک کو زندہ رکھنا ؛ چمکا دے تمہیں اسے تم ایسا رکھنا
شہرت کو لگے نہ داغ اس کی دیکھو ؛ یہ چیز ہے اچھی اسے اچھا رکھنا

انساں کو بناتی ہے سپاہی تحریک ؛ دھو دیتی ہے ہر دل سے سیاہی تحریک
گوہر تمہیں تحریک کا دیتا ہے پیام ؛ اے احمدیو خوب نباہی تحریک

تحریک ہے اسلام کی خدمت پیارو ؛ اللہ کی اس میں ہے اطاعت پیارو
آجاؤ تم اپنے اپنے دامن بھر لو ؛ سرکار لٹاتی ہے یہ دولت پیارو

جلسہ ہے یہ اجتماعِ دینِ اسلام ؛ اسلام کی ہے نشر و اشاعت کا کام
تحریک یہ کہتی ہے کہ اے فوجِ مسیح ؛ گوہر کے ذریعہ سے میرا لیجے سلام

نفع مند کام

جو احباب اپنا روپیہ نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں۔ یا بکفالت جائداد قرض دینا چاہیں۔ جس کا کرایہ یا پیداوار زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں ؛

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10

مولوی محمد علی صاحب کا عام مسلمانوں کے خلاف صریح فتوئے کفر

مولوی محمد علی صاحب کا اعلان کہ جو شخص حضرت مسیحؑ کے دوبارہ آنے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام ہے

مولوی محمد علی صاحب کا فتویٰ کہ جماعت احمدیہ کے افراد بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننے کے بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح فرمان کی خلاف ورزی

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے حال ہیں مولوی محمد علی صاحب کا تحریر کردہ ایک انگریزی رسالہ

Islam and Present wa

شائع کیا ہے۔ جس کے صفحہ ۳۵ پر مولوی صاحب نے اپنے عقائد بالفاظ ذیل بیان کئے ہیں:-

مولوی محمد علی صاحب کے عقائد

۱" ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں- اور بالفاظ بانی سلسلہ احمدیہ" اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں- کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو- یا پرانا!" جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو- اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

۲" ہم قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ کی آخری اور کامل کتاب مانتے ہیں جس کا کوئی حکم منسوخ نہیں- نہ قیامت تک منسوخ ہوگا!"

۳" ہم ہر اس شخص کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں- خواہ وہ اسلام کے کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو!"

۴" ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانئے سلسلۂ احمدیہ کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں- اور ہم یہ دعوےٰ کرتے ہیں- کہ آپ نے کبھی نبی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا- جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں- کہ میں نبوت کا دعوےٰ نہیں کرتا- بلکہ صرف محدث ہونے کا دعوےٰ کرتا ہوں (یعنی ایک غیر نبی ہونے کا جس کے ساتھ خدا کلام کرتا ہے)"

اپنے یہ عقائد بیان کرنے کے بعد مولوی صاحب نے لکھا ہے:- کہ" قادیانی جماعت کے ان عقائد کی کہ بانی سلسلہ نبی ہیں- اور تمام غیر احمدی کافر ہیں- ہم کئی دفعہ تردید کر چکے ہیں"

مولوی محمد علی صاحب کے دعاوی

جو عقائد مندرجہ بالا فقرات ہیں مولوی صاحب نے بیان فرمائے ہیں- ان میں سے فقرہ نمبر ۲ میں جو عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ان کے اور ہمارے درمیان چونکہ کوئی اختلاف نہیں- اس لئے اس فقرہ پر کسی مزید بحث کی ضرورت نہیں باقی فقرات ہیں مولوی صاحب نے حسب ذیل دعاوی کئے ہیں:-

۱- یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نیا یا پرانا نہیں آسکتا۔ اور یہ کہ جو شخص ختم نبوت کا انکار کرتا ہے۔ وہ بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲- یہ کہ ہر وہ شخص جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ خواہ وہ کسی فرقہ میں سے ہو۔ مسلمان ہے۔

۳- یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد ہیں اور آپ نے کبھی نبی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔

۴- یہ کہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتی ہے:-

مولوی محمد علی صاحب کا عام مسلمانوں کے متعلق کفر کا فتوےٰ

مولوی صاحب نے اپنے جو عقائد بیان کئے ہیں- ان میں متعدد ابہام اور اشکال پائے جاتے ہیں- جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:-

۱- مولوی صاحب بیان فرماتے ہیں- کہ ہر وہ شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی پرانے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ چونکہ مہر ختمیت کو توڑتا ہے۔ اس لئے بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام ہے۔

یہاں صریح طور پر مولوی صاحب نے عام مسلمانوں کو جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں۔ بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام قرار دیا ہے۔ حالانکہ آگے چل کر مولوی صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ "ہر اس شخص کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں!" کیا مولوی صاحب مہربانی فرما کر اس امر کی وضاحت کر دیں گے۔ کہ آیا ان کے عقائد کے فقرہ اول کو صحیح تسلیم کیا جائے- جس میں انہوں نے ہر ایسے شخص کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت مسیحؑ کی دوبارہ آمد کا منتظر ہے بے دین اور خارج از دائرۂ اسلام قرار دیا ہے- یا فقرہ نمبر ۳ کو جس میں وہ ہر ایسے شخص کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ مسلمان قرار دیتے ہیں- تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان کا اصل عقیدہ کیا ہے:-

مولوی صاحب کا جماعت قادیان کے متعلق کفر کا فتوےٰ

۲- مولوی صاحب کا بیان ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان بانئ سلسلہ احمدیہ کو نبی مانتی ہے اور مولوی صاحب کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے پر ایمان رکھتا ہے- وہ بھی بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے- اب مولوی صاحب نے اس فتویٰ کے ماتحت جماعت احمدیہ کو بھی جو قادیان سے تعلق رکھتی ہے۔ کافر اور خارج از دائرۂ اسلام قرار دیدیا۔ حالانکہ مولوی صاحب خوب جانتے ہیں- کہ ہم سب کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل وجان سے یقین رکھتے ہیں- اور اس کا علی الاعلان اقرار کرتے ہیں- کیا مولوی صاحب اسکی بھی تشریح فرمائیں گے۔ کہ وہ ہمیں بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننے کے کافر اور خارج از دائرہ اسلام قرار دیتے ہیں- یا بوجہ ہمارے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کامل یقین اور ایمان رکھنے کے ہمیں سچا مسلمان سمجھتے ہیں مولوی صاحب کا اصل عقیدہ اس بارہ میں کیا ہے؟ اگر ہمیں بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے کے کافر اور خارج از دائرہ اسلام قرار دیتے ہیں تو پھر اپنی پارٹی کے ان لوگوں کے متعلق ان کا کیا ارشاد ہے- جو ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں- اور ہماری اقتدار میں نمازیں پڑھ لیتے ہیں- یہ امر اخلاق یا رسم و رواج سے تعلق نہیں رکھتا- بلکہ یہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے- اگر واقعہ میں مولوی صاحب ہمیں بے دین اور خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں- تو انہیں وضاحت سے فتویٰ صادر کر دینا چاہیئے- کہ ان کی پارٹی کے لوگ ہمارے پیچھے نہ نماز پڑھ سکتے ہیں- اور نہ کوئی اور ایسا سلوک ہم سے کرنے کے مجاز ہیں- جو صرف مسلمانوں سے کیا جا سکتا ہے مثلاً یہ کہ نہ وہ اپنی لڑکیوں کا رشتہ ہمیں دیں اور نہ ہمارے جنازہ میں شامل ہوں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سوال کا جواب

یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ مولوی صاحب نے بظاہر اپنے ان عقائد کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض فقرات پر رکھی ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واقعہ میں یہ فرمایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی خواہ پرانا ہو یا نیا نہیں آسکتا۔ اور جو شخص مہر ختمیت کو توڑتا ہے۔ وہ بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے۔ تو پھر ہمارے سوالات مولوی صاحب کو مخاطب کرکے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ہمیں خود ان کا جواب دینا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتوں سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کردیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہوکر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔

مولوی صاحب کا اپنے آپ سے اختلاف

اب مولوی صاحب کے بیان کردہ عقیدہ اور ہمارے بیان کردہ عقیدہ میں صرف یہ فرق رہ جاتا ہے کہ بقول مولوی صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی خواہ پرانا ہو یا نیا نہیں آسکتا اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی خواہ پرانا ہو یا نیا ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ لیکن یہ اختلاف مولوی صاحب کا ہمارے ساتھ نہیں بلکہ خود اپنے ساتھ ہے۔ کیونکہ خود مولوی صاحب نے اپنے ایک مضمون "سلسلہ احمدیہ کے مختصر حالات اور عقائد" میں جو ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۵ نمبر ۵ کے صفحات ۱۶۳ سے ۱۹۲ پر چھپا ہوا ہے لکھا ہے۔ کہ "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کردیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہوکر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔ مگر عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو آپ سے چھ سو سال پہلے نبی ہوچکے تھے دوبارہ آئینگے جس سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے"

مولوی صاحب سے مطالبہ

یہاں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ ہمارا عقیدہ درست ہے۔ اور یہ کہ عام مسلمانوں کے عقیدہ سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے سے۔ گویا بقول مولوی صاحب عام مسلمان بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ ہم مولوی صاحب سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ دیانتداری سے اپنا عقیدہ بیان کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے عقیدہ نمبر ایک کو انہی الفاظ میں بیان کرنا چاہیئے۔ جن میں انہوں نے ریویو جلد ۵ نمبر ۵ میں اپنا عقیدہ اس بارے میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا دعوےٰ نبوت اور مولوی محمد علی صاحب

چوتھے فقرہ میں مولوی صاحب نے یہ عقیدہ بیان کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ صرف محدث ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب کو خوب علم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قسم کی نبوت کے دعوےٰ سے انکار کیا ہے۔ اور کس قسم کی نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور مولوی صاحب کا یہ دعوےٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ نبوت کے متعلق محض انکار کے الفاظ کا استعمال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح فرمان کی خلاف ورزی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کے شروع میں ہی فرماتے ہیں۔

"چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح فرمان کی خلاف ورزی

اب ایک طرف مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اس سوال کے جواب میں کہ آیا آپ نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے یا نہیں صرف یہ جواب کہ آپ نے ایسا دعوےٰ نہیں کیا صحیح جواب نہیں ہے اب مولوی صاحب فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے ماتحت آپ کے اس اعلان کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک غلطی کے ازالہ میں ہی تحریر فرمایا ہے۔ کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے"

اس وضاحت کے بعد معلوم نہیں۔ مولوی صاحب کو بار بار مسئلہ نبوت کے متعلق کیوں غلطی لگ جاتی ہے۔ اور وہ کیوں ناواقف لوگوں کو اس غلطی میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم مولوی صاحب کی خدمت میں بطور مشورہ یہ عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ نبوت کا سوال پیدا ہو وہاں اسے انہی الفاظ میں بیان کردیا کریں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ایک غلطی کے ازالہ میں تحریر فرمایا ہے۔ جن کو اسی مضمون میں نقل کردیا گیا ہے۔ اور جن میں وضاحت کردی گئی ہے۔ کہ جہاں جہاں آپ نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ وہ کن معنوں میں کیا ہے۔ اور کن معنوں میں آپ کا نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11

بہر صورت یہ امر واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے دعویٰ نبوت سے انکار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اس انکار پر مصر ہیں۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ (۱) اس رسالہ کے صفحہ ۳۵ پر مولوی صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ جو شخص حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ گویا مولوی صاحب نے عام مسلمانوں کو صریح طور پر بے دین اور خارج از دائرہ اسلام قرار دیدیا ہے۔ اس عقیدہ کے اظہار کے بعد یہ اعلان کرنا کہ "ہم ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں"۔ محض مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش ہے۔ (۲) یہ کہ جماعت احمدیہ کے افراد چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی کو ماننے کی وجہ سے بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ حالانکہ ہم وہی مانتے ہیں جو خود مولوی صاحب کے الفاظ میں بیان کیا جاچکا ہے۔ یعنی "کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو۔ یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دئیے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کا عکس ہیں"۔

پھر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ آپ نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ محدث ہونے کا کیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ حضور کے دعویٰ نبوت کے متعلق محض انکار کے الفاظ کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ اور میں محدث نہیں ہوں۔ کیونکہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ پھر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایسے فقرات پیش کئے ہیں جنکی وضاحت آپ خود فرما چکے ہیں۔ اور اس وضاحت کے بعد کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ امر منسوب کرے۔ کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

مولوی محمد علی صاحب کا خاصہ

دراصل یہ مولوی محمد علی صاحب کا ہی خاصہ ہے کہ انہوں نے اپنے عقائد بیان کرتے ہوئے اس قدر تضاد جمع کر دئیے ہیں۔ ورنہ کسی اور شخص کے لئے ممکن نہیں کہ اسقدر تضاد ایک صفحہ کی مختصر عبارت میں جمع کر دے۔

احرار نے کانگرس میں مدغم ہونے کا اعلان کر دیا

مجلس احرار گذشتہ کئی سال تک مسلمانانِ ہند کی مذہبی راہنمائی کی مدعی رہی ہے۔ اور اس آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں سے لاکھوں روپیہ وصول کر کے اپنے مصرف میں لاچکی ہے۔ ہم نے ہر موقعہ پر اس حقیقت کو واضح کیا کہ یہ مذہبی لوگ نہیں۔ اسلام کی خدمت تو کجا اس کے علمی حصہ سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔ ان کی طرف سے جو کچھ کیا جاتا ہے۔ وہ صرف ذاتی اغراض پورے کرنے کے لئے ہے۔ دراصل یہ سیاسی پارٹی ہے۔ جس کا مقصد ہر موقع پر حکومت کی مخالفت کرنا۔ اس کے لئے مشکلات پیدا کرنا۔ اور مسلمانوں کے سیاسی مفاد کو نقصان پہنچانا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے خلاف ان لوگوں نے غلط بیانیوں۔ افترا پردازیوں۔ اور بہتان طرازیوں سے عام لوگوں میں جو جذبات پیدا کر دئیے تھے۔ وہ ہمارے ہمدردانہ مشوروں اور مسلمانوں کے درمیان روک بنے ہوئے تھے۔ اس لئے مسلمان ان کے دام میں پھنسے رہے۔ اور حیرت تو یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے بعض ذمہ وار افسر بھی ایک لمبے عرصہ تک اسی غلط فہمی کا دانستہ یا نادانستہ طور پر شکار رہے۔ اور مجلس احرار کو ایک مذہبی جماعت کی حیثیت دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی سرگرمیوں کو جائز قرار دیتے رہے۔

لیکن آج یہ مجلس سارا نقاب اتار کر جو اس وقت تک اپنی گوناگوں مصلحتوں کے ماتحت اس نے ڈال رکھا تھا اپنی اصل شکل میں سامنے آگئی ہے۔ اور اس طرح اس بات کی تصدیق کر دی ہے جو ہم پیش کرتے آئے ہیں۔

چنانچہ مجلس احرار کی طرف سے ایک اعلان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ سیکرٹری مجلس داؤد صاحب غزنوی کا بیان ہے کہ "ان اصحاب کی ایک اچھی خاصی تعداد نے جنہوں نے مجلس احرار کی بنیاد ڈالی۔ اور گذشتہ دس سال سے اس کے چلانے کے ذمہ وار ہیں۔ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت میں انفرادی حیثیت سے مدغم ہو جائیں۔ ہم نے ایک دفعہ پھر فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے آپ کو کانگرس کی سرگرمیوں اور پروگرام سے وابستہ کرلیں۔ اب ہم ستیہ گرہ کی تحریک میں اسی عقیدہ اور جوش سے شریک ہوں گے۔ جس طرح دوسرے کانگرسی ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہم نے محسوس کیا ہے۔ کہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے ملک کی آزادی سے محبت کرتے ہیں۔ کانگرس کا رستہ صحیح رستہ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم الگ الگ سیاسی آرگنائزیشنوں کے ماتحت سیاسی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی بجائے ایک ہی آرگنائزیشن کے ماتحت سیاسی سرگرمیوں کو محدود کر دیں۔ اب میں اور میرے رفقاء آج سے اپنی سرگرمیوں کو صرف کانگرس کے ساتھ وابستہ کریں گے اور کانگرس کے پروگرام پر کاربند رہیں گے"۔

(ملاپ یکم جنوری ۱۹۴۱ء)

گویا اب مجلس احرار کھلے بندوں کانگرس کی تحریک ستیہ گرہ میں شامل ہو کر قانون شکنی کرے گی۔ اور اس طرح جہاں حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرے گی۔ وہاں مسلمانوں کے اس متحدہ محاذ میں جو انہوں نے ملک میں اپنے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے قائم کر رکھا ہے رخنہ اندازی ہوگی۔ بہرحال اس اعلان سے ان مسلمانوں کو معلوم ہو جانا چاہیئے جو احرار کو اسلام کے خادم خیال کرتے تھے۔ کہ وہ اب کھلم کھلا اسلام سے کٹ کر اغیار سے جاملے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے کانگرس میں مدغم ہونے کا اعلان کر کے مجلس احرار کا ہی خاتمہ کر دیا ہے۔

احرار کی شورش جماعت احمدیہ کے خلاف جب انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اسوقت کون کہہ سکتا تھا کہ اس مجلس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک خطبہ جمعہ میں یہ فرمایا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں تو ظاہر بین نگاہوں نے اسے کوئی وقعت نہ دی۔ مگر اس اعلان کے تھوڑا ہی عرصہ بعد احرار مسلمانوں کی نظروں سے

ریویو

ربانی سُنّت

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کو خدا تعالےٰ نے تبلیغ احمدیت کا جس قدر جوش عطا فرمایا ہے۔ وہ نہایت ہی قابل رشک ہے۔ اس وقت تک آپ اردو۔ انگریزی اور گجراتی میں نہایت مفید تبلیغی لٹریچر بہت بڑی تعداد میں شائع کر چکے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ حال میں انہوں نے مندرجہ عنوان نام سے درسی کتب کے سائز پر نہایت اہم مسائل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات جمع کر دئیے ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ اور قریباً اڑھائی سو صفحہ کی قیمت معہ محصول ڈاک چار آنہ رکھی ہے۔ جو خرچ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ احباب زیادہ تعداد میں منگا کر اگر زیر تبلیغ اصحاب کو پڑھنے کے لئے دیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ انہیں بہت فائدہ حاصل ہو۔

ملنے کا پتہ:۔ انجمن ترقی اسلام سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواتین جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۴۰ء کی مختصر روئداد

۲۶ ماہ فتح کا جلسہ زیر صدارت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تلاوت کی۔ اور سلمہ بیگم و سارہ بیگم نے نظم پڑھی۔ پھر امۃ الرشید صاحبہ زہرا نے بعنوان "خلافت ثانیہ میں عورتوں کی دینی خدمات" مضمون پڑھ کر سنایا جس میں بتلایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں احمدی خواتین نے ہر دینی کام میں باقاعدگی اختیار کی۔ اور ہنگامی چندوں میں بھی انہوں نے حصہ لیا اور مردوں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی رہیں۔ غرض خلیفہ موعود کے عہد میں احمدی مستورات میں ایک نئی روح پھونک دی گئی۔ پھر اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر محمد صاحب آف آسٹریلیا نے اپنا مضمون "تعلیم سے ناجائز فائدہ اٹھانا" پڑھ کر سنایا ساڑھے گیارہ بجے سے مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا گیا۔ دوسرے اجلاس میں بھی مردوں کے جلسہ کی تقریریں سنی گئیں۔

۲۷ فتح خواتین کا جلسہ زیر صدارت سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹی منعقد ہوا۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹی نے "تمدن اسلام" کے موضوع پر نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔ پھر امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد بیان کئے اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا کہ جس طرح مرد دینی کاموں میں حصہ لیتے اور قربانیاں کرتے ہیں۔ عورتیں بھی اسی طرح حصہ لے سکتی ہیں۔ اور انہیں حصہ لینا چاہئے حضور کی تقریر کے بعد نماز جمعہ و عصر کیلئے اجلاس برخاست ہوا۔ خطبہ جمعہ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ آلہ نشر الصوت کے ذریعہ عورتوں میں بھی سنا گیا نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو مردوں میں ہوئی وہ بھی مستورات نے سنی۔

۲۸۔ ماہ فتح کو پہلا اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب پونے دس بجے شروع ہوا۔ زینب بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور زبیدہ شفقت صاحبہ نے نظم پڑھی۔

امۃ الرشید صاحبہ شوکت نے "احمدی لڑکیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت" پر مضمون پڑھا اور بتایا۔ کہ یہ وہ کام ہے جس کے لئے خدا نے آدم سے لے کر اب تک نبی مبعوث فرمائے۔ قوم کی ترقی کے لئے سب سے مفید علم علم دین ہے۔

پھر حمیدہ بیگم صاحبہ نے "ہمارے جلسہ سالانہ کی اہمیت" پر مضمون پڑھا۔ جس میں بتلایا۔ کہ خدا کی آواز پر لبیک کہنے والے فرستادہ حق کی بستی میں آکر ازدیاد ایمان کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ اس کے بعد رشیدہ صدیقی صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون پڑھا۔ پھر پونے گیارہ بجے سے مردانہ پروگرام سنا گیا۔ اور ساڑھے بارہ بجے سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بی۔ اے حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ عام لوگ مغربی تہذیب کی طرف جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اسلامی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ جب تک ہم اس مغربی تہذیب کو ناپسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اسلام سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ ہم سادہ زندگی اختیار کریں۔ ہمیں حقیقی خوشی اسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اسلام کو تمام دنیا میں نہ پھیلا دیں۔ پونے ایک بجے تقریر ختم ہوئی۔

اس کے بعد تھوڑی دیر مردوں کا پروگرام سنا گیا۔ اور سوا دو بجے لجنہ اماء اللہ کی کارگذاری کی رپورٹ جنرل سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے پڑھ کر سنائی۔ مستورات کی تعداد ۹ ہزار تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں میں حصہ دار ہونے کا ذریعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو! مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم اس چندہ (چندہ تحریک جدید) میں حصہ نہیں لوگے۔ تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں۔ کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔"

جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں۔ کہ اے خدا! وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے خاص فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور وہ میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائیگا۔"

"پس جماعت کے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ وہ تحریک جدید میں حصہ لے۔ اور کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہر سال کا چندہ پہلے سال سے بڑھ کر ہو۔ خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ اضافہ کیا جائے۔ تاکہ ہماری جماعت میں کوئی بھی شخص ایسا نہ رہے۔ جو سابق سے محروم ہو۔"

اب ساتویں منزل میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے والے نوٹ فرمالیں۔ کہ ۷ جنوری ۱۹۴۱ء تک وعدوں کی لسٹیں مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ کیونکہ اصل میعاد یہی ہے۔ اور مخلصین جو ثواب حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اسی مدت میں کوشش کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔"

پس ہر شخص دیکھ لے کہ کیا وہ اپنا وعدہ لکھوا چکا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس کے لئے اطمینان کا راستہ یہ ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اپنا وعدہ اپنے سکرٹری کے ذریعہ یا براہ راست بھیج دے۔ مگر ۷ جنوری ۱۹۴۱ء کی میعاد گزرنے نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

قبل ازیں کئی مرتبہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے متعلق توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۰ء تک ساڑھے پچیس ہزار میں سے صرف ۱۶۳۸۶/۰/۰ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ ابھی بلوں کی ادائیگی باقی ہے۔ جس کی وجہ سے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا احباب باقیماندہ چندہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہئے کہ اس کی وصولی کر کے جلدی مرکز میں بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال

یو۔پی۔ اور سی پی میں تبلیغی دورہ

ایام جلسہ میں نظارت دعوت و تبلیغ کے دفتر میں زیر صدارت جناب ناظر صاحب ایک میٹنگ منعقد کی گئی جس میں یو۔ پی اور سی۔ پی کے جملہ افراد جو جلسہ پر تشریف لائے تھے شریک ہوئے۔ اور اپنی تبلیغی ضروریات اور سی۔ پی اور یو۔ پی کے دورہ کے اثرات و نتائج سے جناب ناظر صاحب کو آگاہ کیا جنہوں نے ان کی تبلیغی ضروریات کو مدنظر رکھ کر اور ان کے مشورہ سے ایک اور دورہ کرنے کے لئے مبلغین کی روانگی منظور فرمائی۔ اس کا پروگرام عنقریب نظارت کی طرف سے اخبار میں شائع ہونے والا ہے۔ تمام جماعتیں تیار رہیں۔ اور اس دورہ کو پہلے سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ عبد المالک خان مبلغ یو۔ پی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۴۶ منکہ محمد سلیمان ولد شیخ محمد حسن صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت . . . ساکن سامانہ حال آباد نابھہ ڈاک خانہ نابھہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۸ ۱۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اسوقت میری تنخواہ مبلغ ۳۲/۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ (۲) مبلغ ۲۳۸/۰ روپیہ اسوقت پولیس پراوڈینٹ فنڈ میں جمع ہیں۔ جوکہ بعد ملازمت ملیں گے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بعد حصول رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کروں گا۔ (۳) میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (نوٹ) میری پوری تنخواہ اس وقت مبلغ ۳۲/۰ روپیہ ہے۔ جس میں سے مبلغ ۳/۰ روپیہ ماہوار پولیس پراوڈینٹ فنڈ میں کٹواتا ہوں۔ چندہ وصیت پوری تنخواہ کے مطابق ادا کروں گا۔ اور جو رقم پراوڈینٹ فنڈ میں جمع ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ رقم ملنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کروں گا۔ العبد شیخ محمد سلیمان احمدی گواہ شد شیخ محمد حسن احمدی والد موصی گواہ شد شیخ محمد

نمبر ۵۷۴۹ منکہ مراد بخش ولد عبد اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جھانسی خوشی پورہ ڈاک خانہ صدر بازار تحصیل جھانسی ضلع ملک بندھیل کھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں حال وارد بمبئی رجمنٹ ویلج گورہ پلٹن کوٹھی ۸ ملازم لفٹنٹ ہوم صاحب کلابہ ضلع بمبئی۔ اسوقت میری موجودہ کوئی جائداد نہیں صرف تنخواہ ماہواری مبلغ تیس ۳۰ روپیہ ملتے ہیں لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں نیز اس کے علاوہ میری وفات کے بعد کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ العبد مراد بخش احمدی گواہ شد خواجہ محمد امین بقلم خود گواہ شد ڈاکٹر عطر دین عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بمبئی

نمبر ۵۷۴۷ منکہ عبد الواحد ولد مولوی رحمت اللہ قوم ارائیں پیشہ راج گیری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن ۶۳/۴R ڈاک خانہ خاص تحصیل منٹگمری ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳- نومبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری جائیداد کوئی بھی نہیں۔ میں راج گیری کا کام کرتا ہوں۔ جس سے میری اوسط ماہوار ۱۵/۰ روپے کے قریب ہے۔ کبھی بڑھ جاتی ہے۔ کبھی گھٹ جاتی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن کراتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کسی قسم کی کوئی بھی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی کسی جائداد کے حصہ وصیت کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو پھر ایسی جائداد کو بعد وفات منہا کر دیا جائیگا۔ لہٰذا یہ چند سطور بطور وصیت و اقرار کے لکھیں ہیں۔ تاکہ سند رہے۔ فقط العبد عبد الواحد بقلم خود ۳ ۱۱/۴۰ گواہ شد غلام حسین چاہلوی منٹگمری ۳ ۱۱/۴۰ گواہ شد نذیر احمد خان ٹیکس انسپکٹر ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری ۳ ۱۱/۴۰ گواہ شد نور احمد بقلم خود

نمبر ۵۷۴۸ منکہ عبد المغنی ولد میاں محمد الدین قوم اعوان کھٹڑ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاک خانہ کالا گجراں تحصیل و ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷- نومبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۲۶/۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد عبد المغنی بقلم خود امیر جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم ۲۷ ۱۱/۴۰ گواہ شد محمد الدین ولد صدر دین سکنہ محمود آباد والد عبد المغنی موصی گواہ شد نور احمد سکرٹری تبلیغ ولد قائم دین سکنہ محمود آباد

ڈیفنس سیونگس اسٹامپ خریدیئے اور روپیہ پیدا کیجئے

ہر دس روپے کی رقم پر دس سال میں تین روپے نو آنے منافع ہو جاتا ہے۔ پوسٹ آفس سے چار آنے آٹھ آنے اور ایک روپیہ والے سیونگس اسٹامپ مل سکتے ہیں۔ جونہی آپ انہیں خریدیں ایک سیونگس کارڈ پر جو ہر پوسٹ آفس سے مفت ملتا ہے۔ چپکاتے جائیں۔ جب کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ ہو جائیں تو پوسٹ آفس سے اس کے تبادلہ میں ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ لے لیں۔

اپنا سیونگس کارڈ ابھی لے لیجئے

عید الضحیٰ کے مبارک دنوں کیلئے دواخانہ کیطرف سے غیر معمولی

رعایت

جو دوست ۹-۱۰-۱۱ جنوری کو یونان فارمیسی رجسٹرڈ گورنمنٹ میں خط لکھیں گے۔ ان کی خدمت میں مندرجہ ذیل ادویات مطابق اعلان روانہ کی جائیں گی۔

طاقت کی زبردست اکسیر

امرت بوٹی رجسٹرڈ

ہر قسم کی جسمانی کمزوریوں کو رفع کرنے کے بعد جسم میں زبردست طاقت پیدا کردیتی ہے۔ اسکے استعمال سے معدہ۔ دل۔ جگر۔ دماغ گردوں کو خاص طور پر تقویت حاصل ہوتی ہے ہزاروں نوجوانوں نے اپنی خاص کمزوریوں کا علاج اسی دوا سے کر کے بہت بڑا فائدہ اٹھایا ہے قیمت ۵۰ گولی ۸/ کی بجائے عہ روپیہ ۱۰۰ گولی ۱/۴ عہ کی بجائے ۱۲/ ۲۰۰ گولی ۸/ صہ کی بجائے ۱۴/ ہے علاوہ ڈاک محصول

سفوف اعظم جواہر والا

اگر کسی وجہ سے مادہ حیات میں کوئی نقص ہو گیا ہو۔ تو اس سفوف سے آپ کو پورے طور پر صحت ہو جائے گی۔ فی بکس ۳۰ خوراک کا عہ/ کی بجائے عہ علاوہ ڈاک محصول

قدرت کے پیدا کردہ پھولوں کی خوشبو کا بہترین مرکب

بیگمات کیلئے نایاب تحفہ

فیس ٹائن کریم

چہرہ کے داغوں۔ کیل۔ چھائیوں مہاسوں کے رفع کرنے کا مکمل علاج ہے۔ چہرہ کے مسامات میں فوراً جذب ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ روپیہ کی بجائے ۱۰/ علاوہ ڈاک محصول

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ گورنمنٹ جالندھر کینٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۳۱ دسمبر۔ نئے سال کے خطابات کی فہرست شائع ہوگئی ہے۔ مسٹر منوہر لال وزیر پنجاب سید مراتب علی شاہ آرمی کنٹریکٹر مسٹر گوپال سوامی آئینگر وزیر اعظم کشمیر۔ خان بہادر مولوی عزیز الحق صاحب سپیکر بنگال اسمبلی۔ اور ڈاکٹر ایس ایس بھٹناگر ڈائرکٹر یونیورسٹی کیمیکل لیباریٹریز پنجاب کو سَر۔ نواب صاحب بہاولپور کو کے۔ جی۔ ایس۔ آئی۔ مسٹر ایف۔ ایل۔ برین فنانشل کمشنر پنجاب کو سی ایس۔ آئی۔ ای۔ میجر حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ملتان سنٹرل جیل (احمدی) کو ایم۔ بی۔ ای۔ اور ملک صاحب خانصاحب نون ایم۔ بی۔ ای ڈپٹی کمشنر (احمدی) کو خان بہادر کا خطاب دیا گیا ہے۔ خطابات کی فہرست اب کے بہت طویل ہے

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر خوراک لارڈ وولٹن نے گذشتہ رات ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے برطانوی عورتوں سے اپیل کی۔ کہ دشمن ہمارے ان جہازوں کو غرق کر رہا ہے جو باہر سے خوراک لاتے ہیں۔ یہاں قلت خوراک کا خدشہ گذشتہ جنگ سے بھی زیادہ ہے۔ ۱۹۴۱ء میں ہمیں گوشت کے بغیر گذارہ کرنا پڑے گا۔ اس لئے ہمیں آلو زیادہ استعمال کرنے چاہئیں۔ کہ وہ انگلستان میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح آٹے کی روٹی بھی کم کھائیں کیونکہ وہ باہر سے آتا ہے۔

لنڈن ۳۱ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ تین لاکھ جرمن فوجیں ہنگری کے راستہ رومانیہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ دو لاکھ تعداد کے مشینی دستے بلغاریہ میں داخل ہو چکے ہیں بلغاریہ اور رومانیہ کی سرحد پر جرمن ہوائی جہاز پرواز کر رہے ہیں۔ ہنگری میں بھی جرمن فوجوں کے داخلہ کی خبریں آ رہی ہیں اور ہنگری کے وزیر خارجہ مستعفی ہوگئے ہیں رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جرمن فوجوں کی اس نقل و حرکت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مغربی افریقہ یا یونان جا رہی ہیں۔

گوجرانوالہ ۳۱ دسمبر۔ احراری پیر فیض الحسن صاحب آلو مہاری کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے اور مولوی عبدالغفور ڈکٹیٹر مجلس احرار دہلی کو تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ جرمن کمانڈر انچیف جنرل براکش نے فوجوں کو نئے سال کا پیام بھیجتے ہوئے کہا کہ جرمنی اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ مضبوط پاتا ہے۔ اور جرمن فوجیں آگے قدم بڑھانے کو تیار ہیں۔ ہم اس سال قطعی فتح حاصل کر لیں گے۔

لنڈن یکم جنوری بی۔ بی۔ سی کا اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمن افواج جزیرہ سسلی میں جو بحیرہ روم کے عین وسط میں ہے پہونچ گئی ہیں۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ ڈیفنس منسٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتوار کی بمباری سے بہترین اور تاریخی عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جبری انتظامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہر کارخانہ اور ہر مکان کے لوگوں کو لازماً آگ بجھانے کا سامان رکھنا ضروری ہوگا۔ اور آگ بجھانے کے انتظام کے لئے کم سے کم ایک مرد یا عورت کا موجود ہونا لازمی ہے۔ مکان یا دوکان کو بالکل خالی نہیں چھوڑا جا سکتا۔

ٹوکیو یکم جنوری جاپان کے وزیر اعظم نے اپنے ملک کو نئے سال کا پیغام دیتے ہوئے گول مول باتیں کہی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سال مختلف ممالک کی آپس میں کھینچا تانی بڑھ جائے گی۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ملک کا ساتھ دیں۔ اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔

لنڈن۔ یکم جنوری معلوم ہوا ہے ویشی گورنمنٹ اور حکومت جرمنی میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ کامیاب نہیں ہوئی۔

لنڈن یکم جنوری۔ ۳۱ دسمبر کو اتنی شدید سردی تھی۔ کہ انگریزی ہوا باز دشمن پر حملہ کرنے کے لئے نہ جا سکے۔ البتہ اگلے روز انہوں نے دشمن کے علاقہ پر دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔ اور کئی جگہ بم پھینکے۔ راٹرڈم کے فوجی ٹھکانوں کی بھی انہوں نے خوب خبر لی۔ ایک اور انگریزی جہاز نے ایک اہم پل پر بم برسائے۔ اور اسے تباہ کر دیا۔

دہلی یکم جنوری۔ ریاست میسور نے انگریزی بیڑہ کی مدد کے لئے جو ہوائی دستہ دیا ہے۔ اس میں بعض اور جہاز بھی شامل کئے جائیں گے۔ مہاراجہ صاحب نے ریاست کی طرف سے پانچ لاکھ روپیہ دیا ہے اور اپنے پیغام میں کہا ہے۔ کہ ایمپائر کے دوسرے ملکوں کی طرح میسور کو بھی حکومت برطانیہ کی تازہ کامیابیوں پر بہت خوشی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے اپنی طرف سے ایک لاکھ روپیہ پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مجھے ان بے گناہ مردوں اور عورتوں سے ہمدردی ہے۔ جو لڑائی میں زخمی ہوئے یا بے خانماں ہو چکے ہیں۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ مغربی صحرا میں لڑائی شروع ہوئے ابھی چند دن ہی ہوئے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں اتنے اطالوی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انگریزی جہازوں نے دو سو سے بھی زیادہ اطالوی جہازوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ برطانیہ کے صرف بیس جہاز کام آئے۔ مگر ان میں سے بھی کئی کے ہوا باز بچ نکلے۔

قاہرہ یکم جنوری ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لیبیا میں چار اور سمالی لینڈ میں ایک جہاز کو ٹھکانے لگایا گیا ہے۔

لنڈن یکم جنوری البانیہ کے وسطی علاقہ میں اطالوی قلعہ بندیوں کی ایک قطار باندھ رہے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ اگر کسی وقت بعض علاقے ان کے ہاتھ سے نکل جائیں تو وہ ان کے پیچھے دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔

لنڈن یکم جنوری اطالوی جہاز کئی دنوں سے اسکندریہ پر حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے۔ اطالوی ہوا باز لیبیا کے مورچہ پر اب اس قدر ڈرنے لگ گئے ہیں۔ کہ انہوں نے وہی چالیں چلنی شروع کر دی ہیں۔ جو اگست ستمبر میں نازیوں نے چلی تھیں یعنی پانچ پانچ اطالوی جہازوں کے ساتھ تیس تیس چالیس چالیس شکاری جہاز آ جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے انگریزی جہاز ان کو مار بھگاتے ہیں۔

لنڈن یکم جنوری یونان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یونانیوں نے اگرچہ تمام مورچوں پر اپنے پاؤں مضبوطی کے ساتھ جما دیئے ہیں۔ مگر موسم اتنا خراب ہے۔ کہ نہ تو یونانی فوجیں اب پہلی سی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہیں۔ اور نہ ہی انگریزی فوجیں۔ یونانی فوج کا ایک حصہ البا سان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اطالوی کوشش کر رہے ہیں کہ اس شہر پر قبضہ کر لیں۔ اطالویوں کو ہر جگہ سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔

لنڈن یکم جنوری ایک برطانوی ڈبکنی کشتی نے ایڈریاٹک سمندر میں اٹلی کے چار سامان لے جانے والے جہازوں پر حملہ کر کے انہیں ڈبو دیا۔ وہ لوگ جو ان جہازوں پر سوار تھے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے ایک ڈبکنی کشتی پانی سے نکلتی دیکھی۔ جس نے زور سے گولے برسانے شروع کر دیئے اور جہاز دیکھتے ہی دیکھتے غرق ہوگئے۔

لنڈن یکم جنوری۔ اٹلی کا سمندری بیڑہ انگریزی بیڑہ سے ڈر کر اپنی بندرگاہ میں جا چھپا ہے۔ برلن ریڈیو نے یہ گپ ہانکی ہے۔ کہ اطالوی جہازوں نے ساٹھ انگریزی جہاز برباد کر دیئے۔ اور نوے جہازوں کو سخت نقصان پہونچایا۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا۔ تو اطالوی بیڑہ ڈر کے مارے اپنی بندرگاہوں میں چھپ کر کیوں بیٹھ رہتا۔

لنڈن یکم جنوری۔ برلن ریڈیو نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ پچھلے دنوں سلطان ابن سعود کے خلاف جو سازش رونما ہوئی تھی اس میں انگریزوں کا ہاتھ تھا۔ جرمنوں کا یہ جھوٹ ایسا ہی ہے۔ جیسے جرمنوں نے یہ خبر شائع کر دی تھی۔ کہ برطانوی حکومت نے اپنے سفیر لارڈ لوتھین کو خود مروا دیا ہے

لنڈن یکم جنوری میجبربن کے دونوں طرف انگریزوں اور ان کے ساتھیوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ گذشتہ چند دنوں سے انگریزی جہاز طبرق کی قلعہ بندیوں کی دیکھ بھال کے لئے اڑ رہے ہیں۔ اس دوران میں انہوں نے دیکھا کہ دشمن کا ایک ہوائی اڈہ بالکل سنسان پڑا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah